General Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

دیانتداری : اسلام میں اقتدار اعلیٰ پر
فرض ہے کہ وہ اپنے کام دیانتداری کیساتھ کریں
دیانتداری کیساتھ وہ اپنے رعایا کی خدمت کریں
دیانتداری کانڈیشنل (دارومدار) پر ہے انسان کی اگر
نیت پاک ہے تو پھر ہی وہ اپنا کام دیانت
داری کیساتھ کر سکتا ہے

احتساب : احتساب اسلام میں
ایک بہت اہم پہلو ہے گڈ گورننس کا ہے
ہر افسران کو اپنے کیے ہر کام کا احتساب دینا
ہوگا۔

اسلامی نظام حکومت

اسلامی نظام میں گڈ گورننس بہت ہی
اعلیٰ طریقے سے بتائی گئی ہے حضرت محمد کا نظام
حکومت انتہائی بہترین گڈ گورننس کا نمونہ
ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اور ہم نے زمین میں انھیں اقتدار بخشا
اور حکم دیا قائم کریں نماز کو اور ادا کریں زکوٰۃ
کو اور حکم دے نیکی کو روکنے کا اور بیشک
اللہ نے ان کی تمام کاموں کا انجام جانتا ہے"

الحج

(سورۃ الحج)

حضرت محمدؐ کی زندگی دو حصوں میں مشتمل ہے ایک قبل از بعثت اور دوسری بعد از بعثت ہے۔ آپؐ نے مکی زندگی میں نظام کو بخوبی انداز سے سرانجام دیا ہے۔

* **مکی زندگی**
  - حلف الفضول
  - حجرِ اسود کے تنازعے کا فیصلہ

* **مدنی زندگی**

مواخات

میثاق مدینہ

تعلیم اسلام کی اشاعت

استحکام

نومسلموں کا اعزاز

تطہیر

غزوات نبویؐ

امورِ خارجہ

1) مجلس شوریٰ

2) پولیس

3) احتساب

4) افسروں کا انتخاب

5) ملکی تقسیم

6) سیکرٹریٹ

7) بیرون ملکوں سے تعلقات۔۔

امورِ داخلی

1) دشمنوں کی تدابیر کو توڑنا

2) دشمنوں کے دوستوں سے تعلقات

3) تالیفِ قلبی

مواخات: جب آپ نے منصب ریاست مدینہ میں سنبھالا تو مدینہ ہو کے دس قبائل اور ۱۲ قبائل تھے مہاجر اور انصار کے درمیان تنازعات رہتے تھے۔ آپ ریاست کے استحکام کیلئے چاہتے تھے کہ مہاجر اور انصار کے درمیان بھائی چارہ اور محبت کا رشتہ قائم ہو جائے۔ **حدیث نبوی ہے۔**

"مہاجر اور انصار آپس میں بھائی بھائی ہے"۔

2) **میثاق مدینہ:** میثاق دنیا کا سب سے پہلا تحریری قانون تھا۔ آپ کی سب سے بڑی کامیابی تھی کہ آپ نے منصب رسالت میں آتے ہی قانون بنایا جس سے مدینہ کا نظام کا بہتر ہو سکے۔ ڈاکٹر حمید اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"میثاق مدینہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری قانون تھا اور اس کا ورق بہ ورق آج تک موجود ہے"

3) **اسلامی تعلیم کی اشاعت:** حضرت محمد کا سب سے پہلا مقصد اسلامی تعلیم کی اشاعت کرنا تھا۔ آپ دوسری زبان کو بھی سیکھنے کا فروغ دیتے تھے۔ حضرت محمد نے حضرت زید کو **عبرانی** زبان سیکھنے کا حکم دیا اور حضرت زید نے اپنی حبشی غلام سے **قبطی** زبان بھی سیکھی اور سفیرِ ایران سے **ایرانی** زبان بھی سیکھی تھی۔

نومسلموں کا اعزاز: جب اسلام کا بول بالا

ہوتا شروع ہوا تو دورِ جاہلیت کے معزز لوگوں نے بھی اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ ان کو اسی طرح عزت دی گئی جس طرح انھیں دورِ جاہلیت میں دی جاتی تھی۔

"جو لوگ دورِ جاہلیت کے معزز اسلام کے بعد بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ اسلامی قوانین سے باخبر ہوں"

* **تطہیر:** جب آپؐ نے منصبِ رسالت مدینہ میں سنبھالا تو مدینہ میں یہود، مشرکین اور منافقین بھی رہتے تھے۔ یہود اپنی سازشوں کی وجہ سے جلسے لطیف ہو گئے۔ آپؐ کی پالیسی میں سب سے اہم تطہیر تھا۔ آپؐ مدینہ منورہ کو یہود، مشرکین اور منافقین سے پاک کرنا چاہتے تھے۔

اداراتِ نبویؐ:

1) **مجلسِ شوریٰ:** آپؐ جب بھی کسی کام کا عزم کرتے تو صحابہ کرامؓ سے ضرور مشورہ کرتے تھے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اور ان سے مشورہ لیا کرو اور جب کسی کام کا ارادہ کر لو تو پھر اللہ پر پختہ عزم رکھو۔"
(سورۃ آلِ عمران)

2) **پولیس:** حضرت محمدؐ کے دور میں پولیس کا کوئی خاص محکمہ نہیں تھا لیکن پھر بھی حضرت محمدؐ نے قیسؓ کو پولیس کی سرگرمیاں سرانجام دینے کیلئے مقرر کیا تھا۔

3) **احتساب:** حضرت محمدؐ احتساب کے بڑے حامل
تھے۔ حضرت محمدؐ افسروں کا احتساب بھی
کرتے تھے۔

"تم میں سے ہر کوئی حکمران ہے اور اپنی
رعایا اس سے بابت کا سوال کریں گی"

4) **سکریٹریٹ:** منصب رسالت میں مسجد نبوی
کو تمام سیاسی، معاشی، معاشرتی امور کی
سرگرمیاں مشتی کا مکان سمجھا جاتا تھا۔ تمام کام
مسجد نبوی میں ہی ہوتے تھے۔

**جدید ریاست ان تمام اصولوں سے
کیسے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔**

حضرت محمدؐ کی گڈ گورننس ایک اسلام میں
بہترین نمونہ ہے آج کے دور میں سائنس
نے عروج کی ترقی حاصل کر لی ہے لیکن حضرت
محمدؐ جیسا نظام ابھی تک کوئی بھی قائم
نہیں کر سکتا۔

* **تالیف قلبی:** تالیف قلبی آپؐ کی بہترین
خارجہ پالیسی تھی۔ فتح مکہ سے پہلے مکہ میں
قحط پڑ گیا تھا تو آپؐ نے ابوسفیان کو
500 دینار بھیج کر مدد کی۔ اور صلح حدیبیہ سے
پہلے مکہ میں بالکل بھی کاروبار معمول کے مطابق
نہیں چل رہا تھا۔ تو آپؐ نے ایک کھجور کی
چھال بھیجی اور بدلے میں طائف کا چمڑا منگوایا تھا۔
یہ پالیسی انتہائی بہترین تھی۔ اسی طرح
آج پاکستان اپنے دشمنوں کے ساتھ بہتر
تعلقات قائم کر سکتا

پاکستان کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے تو
پاکستان اپنی ٹرامر کو بڑھا کر اپنے تعلقات
دسمنوں کیساتھ اچھے کر سکتے ہیں۔

* **احتساب:** حضرت محمدؐ تمام اعلیٰ افسران
کا احتساب کرتے تھے۔ ایک افسران کے
پاس ایک گھر ہونا چاہیے اگر کوئی بھی انسان
اسے ایک گھر اور ٹی کے خرچے سے زیادہ نہیں
کما سکتا ہے۔ اگر وہ اس سے زیادہ رکھے گا
تو اس کا مال ضبط کر لیا جائے گا۔ یہ آپ کی
پالیسی تھی

Conclusion missing

پاکستان میں کرپشن کا تناسب تیزی سے بڑھ
رہا ہے۔ اور اسی لیے پاکستان ترقی کی راہ پر
گامزن نہیں ہو رہا ہے۔ پاکستان میں
تمام اعلیٰ افسران کا احتساب ہونا چاہیے

(4)

اسلامی معاشرتی نظام: ایسا معاشرہ
جس میں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمدؐ کی پیروی
کی جائے اسلامی معاشرہ کہلاتا ہے۔ تمام
قوانین قرآن اور سنت کی روح سے بنائے
جائیں

اسلامی معاشرہ کے تصورات

1) احترام انسانیت
2) پرامن معاشرہ
3) خیر خواہ کی فضا
4) ذمہ داری
5) تعلیم و تربیت
6) اسلامی تعلیم اور سائنسی علوم

1) **احترامِ انسانیت:** اسلامی معاشرے میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ انسان کو معاشرے میں عزت دینی چاہیے۔ تمام انسانوں کو برابری کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ ہر ایک دوسرے کو عزت دینا اسلامی فریضہ ہے۔

"اور ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا"

2) **پُرامن معاشرہ:** اسلامی معاشرے میں امن و امان کا حکم دیا گیا ہے۔ کسی بھی انسان کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہے۔ معاشرے میں فضول لڑائی جھگڑا اس سے ممانعت کا حکم دیا گیا ہے

اور زمین پر فساد نہ پھیلاؤ (سورۃ البقرہ)

3) **تعلیم و تربیت:** اسلام ایک واحد ایسا دین ہے جو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی بھی بات کرتا ہے۔ تعلیم کے ساتھ تربیت ایک اہم تقاضا ہے۔

4) **دیانتداری:** اسلامی معاشرے میں تمام لوگوں پر فرض ہے کہ وہ دیانتداری سے کام کریں۔ ایک چھوٹے فرد سے لیکر اعلیٰ افسران کو بھی چاہیے کہ وہ امانت کو کمالِ تعلیمت سمجھے

اسلامی معاشرے کے اخلاقی اقدار

1/ صبر و تحمل
2/ نیک نیتی
3/ ایفائے عہد
4/ احسان و مہربانی
5/ عاجزی و انکساری

اسلامی معاشرے کے اعلیٰ اخلاقی اقدار

1) عفو و درگزر
2) پیار محبت و شفقت
3) متقی و پرہیزگاری
4) خیر خواہی اور بھلائی کا درس
5) دیانتداری

1/ **صبر و تحمل:** قرآن پاک میں بار بار صبر کا حکم ہوا ہے۔ پر مستقل میں صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے" **(سورۃ آلِ عمران)**

اور ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے:
"اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو"
(سورۃ البقرہ)
اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بطور امتحان کی جگہ کیا ہے۔ اور اس کی ہر تکلیف پر صبر کرنے کا حکم دیا ہے

حدیثِ نبوی ہے:

"صبر آدھا ایمان ہے"

حدیثِ نبوی ہے:

"صبر آدھی روشنی ہے"

2) **نیک نیتی:** نیک نیتی اسلامی معاشرہ کا اہم پہلو ہے۔ نیک نیتی سے کیے جانے والے کام کا انجام بہت بہترین ہوتا ہے۔ امام بخاری اپنی کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں **"نیک نیتی کے بغیر کوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہے"**

حدیثِ نبوی ہے:

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

3) **ایفائے عہد:** ایفائے عہد اسلامی معاشرے کا اہم ترین پہلو ہے۔ اسلام میں اپنے کام ایمانداری اور ایفائے عہد سے سرانجام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایفائے عہد کے بغیر انسانی معاشرہ رسوائی اور ناکامی کا شکار ہوتا ہے۔

4) **عاجزی و انکساری:** اللہ تعالیٰ کو عاجز بندہ بہت پسند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عاجز بندے کے تمام کام دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں آسان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مغرور انسان بالکل بھی نہیں پسند ہے۔

5) **احسان و مہربانی:** احسان و مہربانی اسلامی معاشرے میں رائج کرنے کا حکم دیا ہے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے:

[احسان کا بدلہ احسان کے بغیر کیا۔]

احسان کا بدلہ احسان ہے اور احسان کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (سورۃ الرحمٰن)

1) **عفو درگزر:** عفو درگزر کا حکم بھی قرآن پاک میں بہت لیا گیا ہے۔ عفو درگزر کی بہترین مثال حضرت محمدؐ ہیں۔ آپؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ نے طائف کے لوگوں کو کتنی رحمی کے ساتھ معاف کیا اس کی مثال آج بھی موجود ہے۔

2) **پیار محبت و شفقت:** اللہ تعالیٰ پیار سے بات کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ آپؐ نے بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے پیار و محبت و شفقت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپؐ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی محبت اور پیار سے پیش آتے تھے۔

3) **نرم کلامی:** اسلامی معاشرے میں نرم کلامی سے بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بڑوں اور چھوٹوں دونوں کے ساتھ نرم لہجے میں بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

4) **متقی و پرہیز گاری:** تمام برے کاموں سے پرہیز گاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے۔

"اللہ تعالیٰ متقی کو پسند کرتا ہے" (سورۃ آلِ عمران)

"تم میں سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سے پرہیز گار ہے" (سورۃ الحجرات)

ہم عصری معاشرتی نظام کے مسائل سے لڑنے کا حل:

* ہمارا آج کا معاشرہ مختلف قبائل میں بٹا ہوا ہے۔ کوئی اپنے آپ کو شیعہ اور سنی سمجھتے ہیں۔ ان تمام قبائل سے پہلے ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کسی قبائل کو دوسرے قبائل پہ فوقیت نہیں دی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان تمام فرقوں سے نکل کر ایک مسلمان قوم بنے۔ جو سیسہ پلائی دیوار بن کر دشمنوں سے مقابلہ کرے۔

حدیث نبوی ہے:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے"۔

اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیروی:

* مسلمان قوم نے مغربی اصولوں پر چل کر اپنی بربادی کا سامان خود تیار کیا ہے۔ اس معاملے میں دین میں حضرت محمد ﷺ کی بہترین مثال ہے۔ اگر ہم مسلمان قوم کو اپنے اسلامی معاشرے کو مستحکم بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔

8 (9)

اسلام کا معاشی نظام:

معیشت کا عربی زبان میں مطلب ملکیت ہے اور لاطینی زبان میں یہ لفظ Okinomos سے نکلا ہے۔ ایڈم سمتھ کے مطابق معیشت کا علم دولت کا ذولعلوم ہے۔
اسلام میں معاشی نظام سے مراد یہ ہے کہ اپنے وسائل، آمدن کے مطابق اخراجات کیے جائیں۔ اور اپنے کاموں سے اللہ تعالیٰ کی رضائے الٰہی حاصل کی جا سکے۔

قرآن کی روشنی میں معیشت کا تصور

قرآن انسان کو حلال کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اپنے مال کو پاک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن میں حرام مال کمانے سے منع

فرمایا گیا ہے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے تمہیں زمین میں جگہ دی اور تمہارے لیے سامانِ معیشت پیدا کیں۔" (سورۃ الاعراف)

* حدیث کی روشنی میں معیشت کا تصور:

رسول اکرم ﷺ نے فرض نماز کے بعد حلال کمائی کمانا فرض قرار دیا ہے۔

"میرے کسی امتی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور رزق حلال تلاش نہ کرے" (ابوداؤد)

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

"رزق حلال تلاش کرو تاکہ تم قیامت کے دن خدا کے سوال سے بچ جاؤ" (ابوداؤد)

* اسلامی معیشت کے تصورات

اسلامی نظام معیشت کے تصورات مندرجہ ذیل ہیں:

1) خالق کائنات رازق کائنات
2) مشترکہ نعمت
3) کسب حلال
4) صدقات و خیرات کا حکم
5) منشاذخی الافعل سے ممانعت
6) دیانتداری
7)

Bait ul Maal
Zakaat
Qarz e Hasana

سود کی ممانعت

1) **خالق کائنات رازق کائنات:** اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں نہیں بھیجا تھا جب بھی وہ اپنی ماں کے جسم کے اندر انسان کو رزق دے رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ بھروسہ ہونا چاہیے کہ وہ رب العلمین ہے کہ وہ وہاں سے رزق عطا کرے گا جس کا کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا ہے۔

2) **شکران نعمت:** شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان بندے کو اپنی اور نعمتوں سے نوازتا ہے جو اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

فبای الاء ربکما تکذبن (سورۃ الرحمن)

اور اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے

فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون

تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری سے بچو **(سورۃ البقرہ)**

* **کسب حلال:** کسب حلال کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کسب حلال کھانے اور کمانے سے انسان کی زندگی پر بہت ہی اچھا اثر پڑتا ہے۔ کسب حلال سے انسان کی زندگی خوش و خرم گزرتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اور زمین میں سے حلال اور طیب چیزیں کھایا کرو۔

* **اعتدال پسندانہ:** اسلام میں فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے۔ اسلام میں میانہ روی کا حکم دیا ہے کسی بھی پیسے کو فضول کاموں میں خرچ کرنے کی ممانعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

* **فساد فی الارض سے ممانعت**

زمین میں فساد سے ممانعت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے لیکن آج کی امت اپنے آپ کو مختلف فرقوں میں ڈال کر ممانعت فساد اور فضول لڑائی جھگڑوں میں زندگی بسر کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

(سورۃ البقرہ)

صدقات وخیرات کا حکم:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ صدقہ مال کو ایسا پاک کرتا ہے جیسے پانی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اسلام میں اپنے مال سے اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا خرچ کیا جائے کم ہے۔ ذخیرہ اندوزی کرنے سے معاشرہ میں بدنیتی کا بحران پیدا ہوتا ہے اور امیر سے امیر تر ہوتا رہتا ہے۔ امانتوں کو مال غنیمت کی طرح رکھنا کا حکم دیا اور خیرات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اسلام میں احتساب کا نظام:

اسلام میں احتساب کا حکم دیا ہے۔ اعلیٰ افسران کو انتہائی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ حضرت محمد ﷺ خود بھی افسروں کا احتساب کرتے تھے۔

"تم میں سے ہر کوئی حکمران ہے اور اپنی تمہاری رعایا تمہاری بابت کے مطابق سوال کرے گی۔"

* اعلیٰ افسران کا انتخاب:

آپ ﷺ جب بھی کسی اعلیٰ افسر کو کسی مقام پر متعین کرتے تھے تو آپ ﷺ ان سے ضرور سوال کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی کو جب گورنر متعین کیا تھا تو آپ ﷺ

نے ان سے سوال کیا کہ تم وہاں کے فیصلے کس
کے مطابق کرو گے؟ تو معاذ بن جبل رض نے
جواب دیا: قرآن و سنت کے مطابق کروں
گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی احکام قرآن
میں موجود نہ ہوا تو فیصلہ کس کے مطابق
کروں گے۔ تو جواب دیا سنت کے مطابق
فیصلہ کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ اگر یہ
بات احکام سنت میں بھی موجود نہ ہو
تو پھر کیا کرو گے۔ تو حضرت معاذ بن جبل رض
نے جواب دیا کہ اجتماع کروں اور سب کی
رائے طلب کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے شکر ادا
کیا۔

* **حضرت محمد ﷺ کے حسبہ کا طریقہ:**

حضرت محمد ﷺ خود بھی اشیاء کا حسبہ کرتے
تھے۔ ایک دن مدینے کے بازار میں گئے تو
آپ ﷺ کی نظر ایک اناج کے ڈھیر پر پڑی تو
آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا تو نیچے سے نم ہوئی تھی
تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ گیلی یا نم کیوں ہے
تو دکاندار نے جواب دیا کہ بارش کی وجہ
سے گیلی ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کو
اوپر کیوں نہیں رکھا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ
جو فریب کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں
ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں احتساب کا نظام

حضرت عمرؓ کے دور میں احتساب کا نظام بہت سخت تھا۔ آپؓ افسران کو باریک لباس سے منع کرتے تھے اور ترکی گھوڑے پر سوار ہونے سے بھی منع کرتے تھے۔ آپؓ افسران کی عہدہ داری کے وقت انھیں پروانہ دیتے تھے اور عہدہ پروانے کا عہد مجمع میں سوال کیا جاتا تھا۔ آپؓ نے تمام عاملوں کو حج کے موقع میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا اور کسی بھی رعایا کی شکایت سن اعلیٰ افسر کو عہدہ سے پامال کر دیتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ کو خبر ملی کہ حضرت **سعد بن ابی وقاص** نے اپنا محل بنایا ہے اور اس میں ڈیوڑھی بنائی ہے تو آپؓ نے اس ڈیوڑھی کو آگ لگا دی۔ اور جب آپؓ کو پتا چلا کہ حضرت عیاضؓ نے باریک لباس پہنا ہے تو آپؓ نے کمبل پہنا کر بکریاں چرانے کا حکم دیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں احتساب کا نظام

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں افسران وہی تھے جو منصب رسالت محمدی کے وقت تھے۔ ایک دن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ذکر کرتے تھے کہ **جلوت** اور **خلوت** **اللہ کا خوف** قائم رکھو۔ ہمیشہ دیکھو اللہ تعالیٰ ہمارے سارے کاموں کو

بخوبی سزا انجام دیتا ہے جب کہ میں اس بات
کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو میں نے اپنے تمام
معاملات کا جواب دینا ہے تو تم کبھی
بھی یہ کام نہیں کرو گے میں ایک
دن آپ یزید بن ابو سفیان سے کہیں
رہے کہ تمہارے ساتھ قرابت داری ہے اور اگر
تم اپنی مرضی سے آپ کسی بھی رشتہ دار
کو عہدہ دے دو گے تو اللہ تعالیٰ کی
لعنت تم لے لو گے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے اس چیز سے منع کیا ہے